نوید احمد

# اگر طالبان حق پر تھے تو اللہ کی مدد کیوں نہ آئی؟

طالبان کی پسپائی کے بعد اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ اگر طالبان واقعی حق پر تھے تو ان کیلئے اللہ کی مدد کیوں نہ آئی؟ پہلے ہمیں اس بات کا غیر جانبداری سے جائزہ لینا ہوگا کہ کیا واقعی طالبان حق پر تھے یا انہوں نے محض دین کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا اور حقیقت میں وہ بھی دنیادار تھے! حسب ذیل حقائق اس پر گواہ ہیں کہ "طالبان واقعی حق پر تھے"

۱) طالبان کو افغانستان کے جتنے حصہ پر بھی کنٹرول حاصل ہوا، انہوں نے وہاں ممکنہ حد تک شریعت اسلامی کو نافذ کیا۔

۲) یہ شریعت اسلامی کے نفاذ کی برکات تھیں کہ طالبان کے زیر قبضہ علاقوں میں ایسا مثالی امن وامان قائم ہوا جس کی تعریف علامہ اقبالؒ کے فرزند جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال جیسے سیکولر سوچ رکھنے والے دانشور نے بھی کی۔

۳) طالبان کی قیادت کو قریب سے دیکھنے والوں نے ان میں وہی عاجزی، فقر اور درویشی محسوس کی جس کی اعلیٰ ترین جھلک دور خلافت راشدہ کے عمائدین میں نظر آتی تھی۔

۴) اسامہ بن لادن اور القاعدہ کے مجاہدین کے حوالے سے طالبان نے بار بار کہا کہ یہ مجاہدین یہاں صرف جہاد فی سبیل اللہ میں شرکت کیلئے موجود ہیں اور اسی مقصد کیلئے اپنے ملکوں کی اعلیٰ سہولیات چھوڑ کر افغانستان میں ایک پر صعوبت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ لوگ افغانستان کی سرزمین کو دنیا کے کسی بھی خطے میں تخریبی کارروائی کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔

۵) طالبان نے امریکہ کو یقین دہانی کرائی کہ اگر اسامہ بن لادن یا القاعدہ کے مجاہدین کے خلاف ثبوت فراہم کر دیئے جائیں تو ان کے خلاف مقدمات چلائے جائیں گے۔

۶) طالبان نے واضح کیا کہ اگر امریکہ ثبوت فراہم نہیں کرتا تو یہ بات غیرت، حمیت اور اخلاقیات کے تمام اصولوں کے خلاف ہے کہ اپنے ان محسنوں کو امریکہ کے حوالے کر دیا جائے جنہوں نے روس کے خلاف اور امارت اسلامیہ کی حفاظت کیلئے مال و جان سے جہاد کیا۔

۷) ایسے میں جبکہ مغربی اقوام افغان عوام پر آگ برسا رہی تھیں، طالبان نے اقوام متحدہ کے امدادی کارکنوں کے ساتھ حسن سلوک کیا اور ان کو رہا کر کے اعلیٰ اسلامی روایات کا مظاہرہ کیا جس کی تعریف دشمنوں کو بھی کرنا پڑی۔

اب دوسری طرف امریکہ کے ظالمانہ، غیر منصفانہ، جابرانہ اور متکبرانہ رویہ کے حسب ذیل مظاہر ملاحظہ فرمائیں:

۱) امریکہ کی طرف سے ۱۱ ستمبر کے واقعات کی کوئی معروضی تحقیق و تفتیش منظر عام پر نہیں لائی گئی۔ امریکہ کی حفاظت پر مامور کسی ایجنسی یا ادارے کے سربراہ سے اتنی بڑی کوتاہی پر کوئی وضاحت طلب نہیں کی گئی نہ ہی ایسے کسی منصب دار نے استعفیٰ دیا۔ اول

روز ہی سے بغیر کسی ثبوت کے، ۱۱ ستمبر کے حوادث کا ذمہ دار اسامہ بن لادن اور القاعدہ تنظیم کو قرار دے دیا گیا۔

۲) امریکہ نے بعدازاں جو ثبوت فراہم کئے، ان پر مغربی پریس نے تبصرہ کیا کہ یہ ثبوت اس قابل بھی نہیں کہ ان کی بنیاد پر کوئی مقدمہ کسی عدالت میں سماعت کیلئے دائر کیا جا سکے۔

۳) پھر امریکہ نے یہ ناکافی ثبوت طالبان کو فراہم نہیں کئے جن کی تحویل میں اس کے مؤقف کے مطابق ملزمان موجود تھے۔

۴) طالبان کی شوریٰ نے جب اسامہ بن لادن کو افغانستان سے رضاکارانہ طور پر چلے جانے کا مشورہ دیا تو امریکہ نے فوراً ہی اس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے مطالبات کی فہرست بڑھا دی تاکہ طالبان ان مطالبات کو پورا نہ کر سکیں اور اسے طالبان کے خلاف کارروائی کا جواز مل جائے۔

۵) امریکہ نے یک طرفہ طور پر خود ہی ''منصف'' بن کر طالبان کو موردالزام ٹھہرایا اور افغانستان پر وحشیانہ بمباری کرتے ہوئے ہزاروں بے قصور شہریوں کو شہید کیا۔ ایک ماہ سے زائد عرصہ تک درندگی کا مظاہرہ کرنے کے باوجود امریکہ طالبان کے خلاف کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ امریکہ کی سفاکی پر دنیا بھر میں اس کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ امریکہ نے اپنی جھوٹی انا کی تسکین کیلئے پہلے کلسٹر بموں سے Carpet Bombing کی اور بالآخر ۱۵ ہزار پونڈ وزنی ڈیزی کٹر بم کا استعمال شروع کر دیا جو زمین سے تین فٹ کی بلندی پر دس ہزار فارن ہائیٹ کے درجہ حرارت پر کیمیاوی مواد کو ایک ایسے آتشی بادل کی شکل میں جنم دیتا ہے جو ایک میل تک کے دائرے میں ہر شے کو بھسم کر دیتا ہے۔ اگر طالبان پسپائی اختیار نہ کرتے تو شائد امریکہ ایٹمی حملہ کرنے سے بھی باز نہ آتا کیونکہ اسی کا جواز پیدا کرنے کیلئے اینتھراکس کے وائرس کا شوشہ چھوڑا گیا تھا۔

طالبان نے امریکی حملے کا جس پامردی کے ساتھ مقابلہ کیا، وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ بقول شاعر ؎

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر — مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

طالبان کی پامردی کے قابل ذکر پہلو یہ ہے:

۱) امریکہ طالبان کے کسی بھی نمایاں رہنما کو ہلاک یا گرفتار نہ کر سکا۔

۲) طالبان کے کسی بھی اہم رہنما نے ملا عمر سے تعلق منقطع نہ کیا۔

۳) ایک ماہ تک امریکہ طالبان سے ایک انچ جگہ بھی حاصل نہ کر سکا۔

۴) شدید طاقت کے استعمال کے باوجود طالبان نے ظالم امریکہ کے سامنے سر جھکانے سے صاف انکار کر دیا بلکہ سر کٹا کر ظالم کا چہرہ بے نقاب کر دیا۔ ؎

سودا، قمار عشق میں مجنوں سے کوہ کن — بازی اگر چہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا
کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز — تجھ سے تو اے روسیاہ! یہ بھی نہ ہو سکا

۵) طالبان نے افغان عوام کو ایٹمی تباہی سے بچانے کیلئے پسپائی اختیار کر کے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ

ہار کر بھی جیت گئے۔

یہ بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگادو ڈر کیسا گر جیت گئے تو کیا کہنا، ہارے بھی تو بازی مات نہیں

طالبان اگر حق پر تھے تو اللہ کی مدد کیوں نہیں آئی، اس حوالے سے ذرا تاریخ کے مندرجہ ذیل واقعات پر غور فرمایئے:

۱) ابولہب نبی اکرم ﷺ کو اذیتیں دینے میں تمام کفار سے آگے تھا۔ سورۂ لہب میں جو مکی دور کے اوائل میں نازل ہوئی، اس کی بربادی کا فیصلہ سنادیا گیا۔ لیکن اس ملعون کو طویل عرصہ تک شرارتیں کرنے کی مہلت ملی رہی اور وہ جنگ بدر کے بعد جہنم واصل ہوا۔

۲) صحیح بخاری کی روایت ہے کہ ۵ نبوی میں عقبہ بن ابی معیط نے ابوجہل کی خواہش پر عمل کرتے ہوئے عین سجدے کی حالت میں نبی اکرم ﷺ پر اونٹ کی اوجڑی ڈال دی۔ حضرت فاطمہؓ نے آکر نبی اکرم ﷺ کو اس اذیت سے نجات دلائی۔ نبی اکرم ﷺ نے سجدے سے اٹھ کر عقبہ بن ابی معیط، ابوجہل اور دیگر کئی سرداران قریش کے خلاف بددعا کی۔ لیکن فوری طور پر اللہ کی مدد نہ آئی اور ان ظالموں نے ظلم وستم کا بازار گرم کئے رکھا۔ ۲ھ میں یعنی تقریباً ۱۰ سال بعد بدر کے میدان میں یہ ظالمین بدترین عذاب کا شکار ہوئے۔ (''الرحیق المختوم''، صفحہ ۱۲۵)

۳) صحیح بخاری ہی کی روایت ہے کہ بنی غطفان کے قبائل نے ۴ھ میں اصحاب صفہ میں سے ۷۰ صحابہؓ کو دھوکہ سے لے جا کر شہید کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان ظالموں کے خلاف کئی روز تک بددعا کی لیکن ان کو سزا تین سال بعد یعنی ۷ھ میں ملی (''الرحیق المختوم''، صفحہ ۳۹۸)

۴) اسی طرح کئی انبیاء پر ظالمین طویل عرصہ تک ظلم کے پہاڑ توڑتے رہے لیکن اللہ کی مدد فوری طور پر نہیں آئی، یہاں تک کہ رسولوں کے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو گیا۔ پھر کہیں جا کر اللہ کی مدد آئی اور ظالم اپنے انجام کو پہنچے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کیلئے مندرجہ ذیل آیات پر غور فرمایئے:

''کیا تم نے یہ سمجھا کہ تم داخل ہو جاؤ گے جنت میں جبکہ ابھی تک تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے لوگوں پر آئے تھے۔ انہیں آن پکڑا سختیوں نے اور تکالیف نے اور وہ ہلا ڈالے گئے، یہاں تک کہ پکار اٹھے، رسول اور ان کے ساتھ اہل ایمان کہ کب آئے گی اللہ کی مدد؟ (کہا گیا) جان لو! اللہ کی مدد قریب ہے۔'' (البقرہ:۲۱۴)

''یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہو گئے (لوگوں سے) اور خیال کیا، انہوں (یعنی لوگوں) نے کہ انہیں جھوٹی وعید سنائی گئی تھی (عذاب کی) آ گئی ان (رسولوں) تک ہماری مدد، پھر ہم نے بچالیا جس کو چاہا اور ہماری آفت ٹالی نہ جا سکی مجرموں سے''۔ (یوسف:۱۱۰)

لہٰذا اگر طالبان حق پر تھے تو ضرور بالضرور اللہ کی مدد آئے گی اور مجرمین پر قہر الٰہی نازل ہو گا لیکن اس کیلئے کسی مدت کا تعین نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس آزمائش میں اللہ کی کوئی مصلحت پوشیدہ ہے، جس کی گہرائی اور دوررس ہونے کے پہلو کو ہم سمجھ نہیں سکتے۔